JUNE 2008
حضرت
امیر معاویہ
امیر معاویہ پر ایک نظر
مصنف
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی
متوفی ۱۳۹۱ھ
ناشر: جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

حضرت اَمِیر مُعَاوِیَہ رضی اللہ عنہ

امیر معاویہ پر ایک نظر

مُصنّف

حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

متوفی 1391ھ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

Ph:2439799

نام کتاب:- امیر معاویہ پر ایک نظر

مصنف:- حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات:- 96

تعداد:- 2000

سن اشاعت:- ماہ جون 2006ء جمادی الاول 1427ھ

سلسلہ مفت اشاعت نمبر:- 146

ناشر:- جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

Ph:2439799

ا

پیش لفظ

دنیا میں جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے لئے چُنا، جن پر خصوصی انعام فرمایا، جنہیں بلند درجات اور اعلیٰ مقام عطا کیا ان میں سے ایک وہ خوش نصیب بھی ہیں جن کو نبی آخر الزمان ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف ملا، وہ انبیاء علیہم السلام کے بعد تمام لوگوں میں بہترین تھے جن کی ایک فضیلت کو پوری دنیا کے غوث، قطب، ولی، ابدال مل کر بھی نہ پہنچ سکے۔ جو ہدایت کے تارے ہیں جن کے ایمان کی طرح ایمان لانے کا حکم خدا نے دیا جن کی اقتدا اور اتباع کر کے ہدایت پانے کا حکم رسول اللہ نے دیا۔ جو قیامت تک کے لئے تمام مسلمانوں کے محسن ہیں جن کی محبت ایمان کی علامت، جن سے بُغض ایمان سے محرومی کا سبب ہے۔ بہترین عقیدہ، افضل طریقہ اور نجات کا راستہ وہ ہے جس پر اہلِ سنت ہیں کہ بلا تفریق تمام صحابہ کے فضل کے قائل، سب سے محبت رکھنے والے، سب کی عظمت کو ماننے والے اگرچہ انبیاء علیہم السلام کی طرح ان کے مراتب میں فرق ہے جس طرح نفسِ نبوت میں انبیاء میں کوئی تفریق نہیں اسی طرح نفسِ صحابیت میں ان میں کوئی تفریق نہیں۔ مگر بعض سُنّی، حنفی کہلوانے والے ایسے پیدا ہو گئے جو بعض سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں اور بعض سے بُغض کا اظہار، خصوصاً کاتبِ وحی، زوجۂ رسول اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ حبیبہ کے بھائی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بُغض کا ظاہر کرتے ہیں اپنی تقریر و تحریر اور تفت و شنید میں ان پر تنقید کرنے سے گریز نہیں کرتے حقیقت تو یہ ہے کہ وہ کسی سے بھی محبت نہیں رکھتے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ سُنّی نہیں اور نہ وہ حنفی ہیں اب یہ خدا جانے یہ لوگ ایسے کیوں ہوئے دشمنانِ صحابہ کی صحبت سے یا ان کے لیٹریچر کو پڑھ کر یا تاریخ کی جھوٹی موضوع روایات سُن کر، بہرحال سُنّی بھائیوں کو گمراہی کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان) کے بعض اہم ارکان اس پر متفق ہوئے کہ اس موضوع پر ہمارے بزرگوں کا تحریر و مواد عوام اہلسنت تک پہنچانے کا اہتمام کیا جائے۔ اسی سلسلے میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ کی تحریر ''امیر معاویہ پر ایک نظر'' سے آغاز کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے صدقے ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس رسالہ کو ہر خاص و عام کے لئے مفید بنائے۔

آٹھواں شخص:۔ یار میری سمجھ میں نہیں آتا کہ قرآن تو حضور کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعریف یوں کرتا ہے کہ ﴿اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح: ۴۸/۲۹) کہ وہ کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں ایک دوسرے پر مہربان۔ مگر جب ان تمام جنگجو صحابہ کی تواریخ دیکھی جائے تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے، لڑ بھڑ کر ہزاروں کو موت کے گھاٹ اتارنے والے ہیں یا تو قرآن کی یہ آیت درست نہیں، کسی نے ملاوٹ کر دی ہے اور یا ان تمام جنگ جمل یا صفین والوں میں کوئی بھی صحابی نہیں۔ ان کی لڑائیاں ہمارے اسلام پر ایک بدنما داغ ہیں۔

یہ ان لوگوں کی گفتگو ہے جو اپنے کو صحیح العقیدہ، راسخ الاعتقاد سچا اور پکا مسلمان سمجھ کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے متنفر ہیں۔ غور کرو کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بغض کی بیماری کس طرح ایمان کا خاتمہ کر دیتی ہے کہ اگر اس میں زیادہ بحث کی جائے تو پھر نہ صحابہ طعن سے بچتے ہیں نہ اہلِ بیت۔ بلکہ پھر نہ رسول اللہ ﷺ کی عظمت دل میں رہتی ہے نہ قرآن کریم کا وقار۔

فی زمانہ بہت سے سنی کہلانے والے بزرگ بغضِ معاویہ کی بیماری میں گرفتار ہیں۔ اہلِ دل حضرات اس حالت پر خون کے آنسو روتے ہیں، اس نازک حالت کو دیکھتے ہوئے مجھے میرے محترم بزرگ حضرت سید پیر محمد معصوم شاہ صاحب قادری ساکن سادہ چک ضلع گجرات نے فرمائش کی کہ کوئی رسالہ ایسا تحریر کرو جس میں اس بیماری کا مکمل علاج ہو جس سے مسلمانوں کے دل صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ عظام کی محبت سے بھرپور ہو جائیں اور لوگوں کے دل میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی محبت و عظمت قائم ہو، ان کی طرف دل مائل ہوں اور ان صحابۂ رسول کا وقار دلوں میں قائم ہو۔ میں نے ان کے اس جذبہ کی قدر کرتے ہوئے اس رسالہ کی طرف توجہ کی۔

خیال رہے کہ اس رسالہ میں ان سنی حضرات سے خطاب ہے جو کچھ غلط فہمیوں کی بنا پر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بددل ہیں، ان کی عظمت کے انکاری ہیں۔ شیعہ حضرات سے اس مسئلہ پر گفتگو کرنا ایسے ہی بیکار ہے جیسے غیر مسلم سے نماز وضو کے مسائل پر مناظرہ کرنا، اس سے تو پہلے حقانیتِ اسلام پر گفتگو کرنا چاہئے۔ اسی طرح شیعہ حضرات سے پہلے اس پر گفتگو کی جائے کہ آیا قرآن کریم

اللہ کی کتاب ہے یا نہیں اگر ہے تو محفوظ ہے یا توریت و انجیل کی طرح اس میں بھی تحریف ہو چکی۔ نیز خلافتِ صدیقی و فاروقی برحق ہے یا نہیں، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا معاملہ تو بہت بعد کا ہے۔ ان سے پہلے تو حقانیتِ قرآن اور حقانیتِ خلفائے راشدین اور تمام اہلِ بیت کی حقانیت کا اقرار کرایا جائے۔

اس رسالہ کا وہ ہی طریقہ ہوگا جو "جاء الحق" و "سلطنتِ مصطفیٰ" وغیرہما کتب کا ہے۔ یعنی اس میں ایک مقدمہ ہوگا اور دو باب مقدمہ میں صحابہ کرام اور اہلِ بیت کرام کی حقانیت اور ان کے فضائل بیان ہوں گے اور پہلے باب میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل و مراتب، دوسرے باب میں ان پر اعتراضات اور ان کے جوابات مذکور ہوں گے۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ نظر انصاف سے اس رسال کو بغور مطالعہ فرما دیں اور حق قبول کرنے میں تامل نہ کریں اور مجھ فقیر بے نوا کے لئے دعا کریں کہ رب تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کی سچی غلامی نصیب کرے اور ان کے تمام صحابہ کبار اہلِ بیت اطہار کی سچی محبت نصیب کرے اور حضور کے ان جاں نثاروں کے غلاموں میں حشر نصیب فرمائے۔

جو کوئی اس رسالہ سے فائدہ اٹھائے وہ مجھے اپنی دعائے خیر میں رکھے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَ نُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ اٰمِيْن بِرَحْمَتِهٖ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

احمد یار خان

خطیب جامع چوک پاکستان گجرات

۲۱ رجب المرجب ۱۳۷۵ھ دوشنبہ مبارک

حضور ﷺ پر بہتان باندھا اور امام ذہبی پر افترا کیا۔ سرکار فرماتے ہیں کہ "مجھ پر دیدہ دانستہ جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے"۔ خدا کا خوف چاہئے امام ذہبی نے تردید کے لئے یہ حدیث اپنی تاریخ میں نقل فرمائی اور وہاں ساتھ ہی فرما دیا کہ یہ موضوع یعنی گھڑی ہوئی ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ حضور کو یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی خود ہی اپنے زمانہ میں قتل کرا دیا ہوتا۔ پھر تمام صحابہ اور تابعین اور اہلِ بیت نے یہ حدیث سنی مگر عمل کسی نے نہ کیا۔ بلکہ امام حسن نے امیر معاویہ کے حق میں خلافت سے دستبرداری کر کے ان کے لئے منبر رسول کو بالکل خالی کر دیا اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے امیر معاویہ کے علم و عمل کی تعریفیں فرمائیں۔ انہیں مجتہد فی الدین قرار دیا۔ ان میں سے کسی کو یہ حدیث نہ پہنچی چودہ سو برس کے بعد تمہیں پہنچ گئی۔

خاتمہ:۔ آخر میں ہم اپنے سنی بھائیوں کی خدمت میں چند ہدایات عرض کرتے ہیں اگر ان کا خیال رکھا گیا تو انشاءاللہ تعالیٰ دولتِ ایمان محفوظ رہے گی۔ اس زمانہ میں بہت خوش نصیب وہ ہے جو دنیا سے ایمان سلامت لے جائے۔

پہلی ہدایت:۔ ایمان کے لئے محبت اہلِ بیتِ اطہار اور اطاعت صحابہ کبار کی ایسی ہی ضرورت ہے جیسے پرندے کے لئے دو بازو یا گاڑی کے لئے دو پہیے۔ اگر ان دونوں میں سے ایک سے محروم رہا ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ "میرے سارے صحابہ تارے ہیں جن کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے" اور فرمایا محبوب ﷺ نے کہ "میرے اہلِ بیت کشتی نوح کی طرح ہیں جو اس میں سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اس سے علیحدہ رہا ڈوب گیا"۔ جیسے سمندر میں سفر کرنے والے جہاز کی بھی ضرورت ہے اور قطب نما تارے وغیرہ کی بھی۔ ایسے ہی مسافرِ آخرت کو اہلِ بیت کی کشتی اور صحابہ تاروں دونوں کی ضرورت ہے۔ انشاءاللہ اہلِ سنت کا بیڑا پار ہے کہ یہ اہلِ بیت کی کشتی پر سوار ہیں اور صحابہ کے تابعدار ہیں۔ رَبَّنَا ارْزُقْنَا الْخَاتِمَةَ عَلٰی سُنَّةِ نَبِیِّکَ ﷺ

دوسری ہدایت:۔ اہلِ بیت کی محبت اور صحابہ کرام کی اطاعت کے یہ معنی ہیں کہ حضور کے سارے اہلِ بیت سے محبت کرے اور سارے صحابہ کرام سے عقیدت رکھے۔ یاد رکھو کہ ان دو مقدس جماعتوں میں سے ایک کی دشمنی در پردہ سب سے دشمنی ہے جیسے کہ سارے پیغمبروں پر ایمان لانا فرض ہے۔ ایک کا انکار گویا سب کا انکار ہے۔ مومن ہونے کے لئے سب کو ماننا ضروری ہے ایسے ہی ایمان کے لئے حضور کے سارے صحابہ و اہلِ بیت پر قربان ہونا لازم ہے جو کوئی کہے کہ میں اہلِ بیتِ اطہار میں حضور کی چار صاحبزادیوں میں سے صرف ایک صاحبزادی فاطمۃ الزہرا کو مانتا ہوں تو ازواجِ پاک میں سے صرف ایک بیوی حضرت خدیجۃ الکبریٰ کو مانتا ہوں، تین دامادوں میں سے صرف ایک داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مانتا ہوں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ میں سے صرف ایک پانچ چھ صحابہ کو مانتا ہوں، باقی کی برائیاں کرے وہ اصل میں حضور کو نہیں مانتا بلکہ اس فہرست بنانے والے کو مانتا ہے جس نے یہ لسٹ اپنی رائے سے مرتب کی، کوئی بارہ پر ایمان لایا، کوئی چھ اماموں پر، کوئی صرف تین پر، یہ گنتی اور تعداد کیسی جس مومن نے ایمان کے ساتھ اس جمال جہاں آرا کی ایک بار زیارت کر لی وہ ہماری آنکھوں کا تارا ہے۔ دل کا سہارا ہے۔

اہلِ سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ صحابہ کبار، اہلِ بیت اطہار کی شان کا تو کیا پوچھنا مدینہ پاک کا غبار زخمی دل کا مرہم بے چین دل کا چین ہے۔ ہمارے لئے جیسے حضرت عائشہ صدیقہ کی نعلین شریف سر کا تاج ایسے ہی حضرت فاطمہ زہرا کے قدم کی خاک شریف آنکھوں کا سرمہ ہے۔ جیسے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تاج العلماء اول خلفاء ہیں ویسے ہی حضرت علی مرتضیٰ خاتم الخلفاء قاسمِ ولایتِ اولیاء ہیں۔ حضور ﷺ کی سچی محبت کے یہ معنی ہیں کہ جس چیز کو اس ذات کریم سے نسبت ہو اس سے ہم کو محبت اور وارفتگی ہو۔ مجنوں کو لیلیٰ کی گلی کا کتا پیارا، مومن کو جنابِ مصطفیٰ کے مدینہ کے کانٹے پیارے۔ مومن کو فہرست اور لسٹ سے کیا کام

عاشقاں راچہ کار باتحقیق　　ہر کجا نام اوست قربانم

تیسری ہدایت:۔ صحابہ کرام سے قبلِ اسلام جو کچھ صادر ہوا بعد اسلام جو خطائیں واقع ہوئیں